فائنل سراجی

مدرس::: سینئر مدرس، ماہر وراثت، مولانا فضل دادامدنی

دامت برکاتہم العالیہ

✍🌹محمد صائم عطاری🌹✍

درجہ سابعہ

مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات

عرض کاتب !!!

اس فائل میں آپ کو کنز المدارس بورڈ کے نصاب میں شامل سراجی کا مکمل نصاب سوالا جوابا مل جائے گا۔۔۔۔۔

اگر آپ مندرجہ ذیل کتب کے ہمارے لکھے نوٹس چاہتے ہیں تو نیچے دیئے گئے نمبر پہ رابطہ کریں۔۔۔۔۔

(1)شرح وقایہ((کتاب الجہاد))(2)حسامی((باب القیاس))(3)تیسیر مصطلح الحدیث(4)القصائد المنتخبہ(5) فقہ السیرہ(6)منہاج العابدین مکمل(7) تفسیر بیضاوی((ششماہی اول وثانی))(8)ہدایہ جلد اول ودوم(9)النور المبین مکمل(10)فتح المنان(11)مناظرہ رشیدیہ(12)اجابۃ الغوث(13)اصول الدعوہ والارشاد(14)الفقہ الاکبر مکمل(15)العربیہ للطالبین المستوی الرابع(16)شرح نخبۃ الفکر(17)ہدایہ جلد سوم وچہارم(18)میزان الادیان(19)شرح عقائد نسفیہ ششماہی اول(20)موطا امام مالک(21)شرح معانی الآثار(22)اصول وراثت (23)السراجی(24)تحقیق وتدوین کا طریقہ کار(25)موطا امام محمد(26)توضیح وتلویح

03238599095

محمد صائم عطاری

درجہ سابعہ

مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات

((مقدمہ))

سوال:::

علم الفرائض کی تعریف بیان کریں۔۔۔۔

جواب:::

فقہ اور حساب کے ایسے اصول جن کے ذریعے ترکہ میں سے ہر ایک حقدار کا حق معلوم ہو جائے۔۔۔۔

سوال:::

علم الفرائض کا موضوع کیا ہے؟؟؟

جواب:::

ترکہ اور وارث

سوال:::

علم الفرائض کی غایت اور حاجت کی وجہ کیا ہے؟؟؟

جواب:::

اس کی غایت وارثین تک ان کا حق پہنچانا ہے،، اس کی حاجت اس لیے ہوتی ہے تاکہ ہر وارث کا حصہ معلوم ہو کہ یہ کتنی وراثت کا حقدار ہو گا۔۔۔

سوال:::

علم الفرائض کے ارکان اور اصول کتنے اور کون سے ہیں؟؟؟

جواب:::

اس کے تین ارکان ہیں:::

(1) وارث (2) مورث (3) اور میراث

اسی طرح اس کے اصول بھی تین ہیں:::

(1) کتاب (2) سنت (3) اجماع

قیاس کو اس میں کوئی عمل دخل نہیں۔۔۔۔

سوال:::

علم الفرائض کی شرائط کتنی اور کون سی ہیں؟؟؟

جواب:::

اس کی تین شرائط ہیں:::

(1)مورث کا حقیقی، حکمی یا تقدیری طور پر مرنا-----

(2)مورث کی وفات کے وقت وارث کا حقیقی یا حکمی طور پر پایا جانا((حکمی طور پر پائے جانے سے مراد ہے کہ اس کا حمل ٹھہر چکا ہو اگرچہ وہ پیدا نہ ہوا ہو))----

(3)کسی مانع ارث کا نہ پایا جانا

سوال:::

علم الفرائض کی اہمیت پہ حدیث مبارکہ تحریر کریں----

جواب:::

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا""علم الفرائض سیکھو اور اسے لوگوں کو سکھاؤ بے شک یہ آدھا علم ہے""----

سوال:::

میت کے ترکہ کے ساتھ کتنے اور کون سے حقوق متعلق ہوتے ہیں؟؟؟

جواب:::

میت کے ترکہ کے ساتھ چار حقوق متعلق ہوتے ہیں:::

(1)سب سے پہلے کنجوسی اور فضول خرچی سے بچتے ہوئے تجہیز و تکفین کی جائے گی----

(2)پھر بقیہ مال سے قرضہ جات کی ادائیگی ہو گی----

(3)قرضہ ادا کرنے کے بعد بقیہ بچے ہوئے مال کے ثلث سے وصیت ادا کی جائے گی----

(4)پھر کتاب سنت اور اجماع پہ عمل کرتے ہوئے ورثاء کے درمیان ترکہ کو تقسیم کیا جائے گا----

سوال:::

ترکہ میت کے مستحقین کی ترتیب لکھیں----

جواب:::

ترکہ میت کے دس مستحقین ہیں جن کی ترتیب درج ذیل ہے:::

(1)اصحاب فرائض

سب سے پہلے اصحاب فرائض سے شروع کیا جائے گا اور یہ وہ ہیں جن کا حصہ کتاب اللہ میں مقرر ہے۔۔۔۔

(2)عصبات نسبیہ

اصحاب فرائض کو دینے کے بعد بقیہ سارا مال عصبہ لے جاتا ہے اور اگر صرف وہی موجود ہو تو سارے مال کا اکیلا حقدار ٹھہرتا ہے۔۔۔۔

(3)عصبہ سببیہ

عصبہ سببی مولی العتاقہ ہوتا یعنی غلام کو آزاد کرنے والا ہوتا ہے۔۔۔۔

(4)عصبہ سببیہ کے مذکر عصبات

(5)پھر ذوی الفروض نسبیہ پہ ان کے حقوق کے مطابق رد کیا جائے گا۔۔۔۔

(6)ذوی الارحام

(7)مولی الموالات

(8)مقرلہ بالنسب علی الغیر

(9)موصیٰ لہ بجمیع المال

یہ وہ شخص ہے جس کے لیے مرنے والے نے سارے مال کی وصیت کی ہو۔۔۔۔

(10)بیت المال

یعنی اگر 9 مذکورہ وارثین میں سے کوئی بھی نہ پایا جائے تو سارا مال بیت المال میں جمع کر لیا جائے گا۔۔۔۔

((فصل فی الموانع))

سوال:::

موانع ارث کتنے اور کون سے ہیں؟؟؟

جواب:::

موانع ارث چار ہیں:::

(1)رقیت

چاہے یہ رقیت تامہ ہو یا ناقصہ ہو دونوں اس میں شامل ہیں،، تامہ سے مراد یہ ہے کہ وہ خالص غلام ہو یعنی اس کے ساتھ آزادی کا کوئی سبب منعقد نہ ہو اور غیر تامہ سے مراد یہ ہے کہ جس کے ساتھ آزادی کا کوئی سبب منعقد ہو مثلا::: مکاتب، مدبر وغیرہ۔۔۔۔

(2) قتل

یعنی اگر کسی وارث نے مورث کو قتل کر دیا تو اسے وراثت نہیں ملے گا اور یہاں سے وہ قتل مراد ہے جس کی وجہ سے قصاص یا کفارہ لازم ہو تا ہے ((قتل عمد سے قصاص ہو تا ہے اور شبہ عمد سے کفارہ لازم ہو تا ہے))۔۔۔۔

(3) اختلاف دین

یعنی ایک کافر ہو اور دوسرا مسلمان

(4) اختلاف دارین

اختلاف دارین چاہے حقیقتا ہو جیسا کہ حربی اور ذمی ((ان دونوں کا دار حقیقتا مختلف ہے)) یا حکما ہو جیسا کہ متامن اور ذمی ((ان دونوں کا دار حقیقتا تو ایک ہے لیکن حکما مختلف ہے کیونکہ متامن حکمی طور پر دار الحرب والوں میں سے ہے)) یا دو حربی کافر الگ الگ دار میں ہو ((ان کا دار بھی حکما مختلف ہے))۔۔۔۔

سوال:::

دار کب مختلف ہو تا ہے؟؟؟

جواب:::

دار تب مختلف ہو تا ہے جب دونوں ممالک کی فوج اور بادشاہ الگ الگ ہو کیونکہ ان پہ ایک دوسرے کی حفاظت لازم نہیں رہتی۔۔۔۔

((باب معرفۃ الفروض و مستحقیھا))

سوال:::

قرآن کریم میں کتنے اور کون سے فروض مقرر کیے گئے ہیں؟؟؟

جواب:::

قرآن کریم میں چھ فروض مقرر کیے گئے ہیں:::

(1) نصف (2) ربع (3) ثمن (4) ثلثان (5) ثلث (6) سدس

انہیں علی سبیل التضعیف والتنصیف دونوں طریقوں سے پڑھا جا سکتا ہے۔۔۔۔

سوال:::

اصحاب فرائض کتنے اور کون سے ہیں؟؟؟

جواب:::

اصحاب فرائض بارہ ہیں ان میں سے چار مرد اور آٹھ عورتیں ہیں:::

(1)باپ(2)دادا(3)اخیافی((ماں شریک))بھائی(4)شوہر(5)بیوی(6)بیٹی(7)پوتی(8)سگی بہن(9)علاتی((باپ شریک))بہن(10)اخیافی بہن(11)ماں(12)جدہ صحیحہ یعنی دادی نانی

سوال:::

باپ کے کتنے اور کون سے احوال ہیں؟؟؟

جواب:::

باپ کے تین احوال ہیں:::

(1)سدس

اگر میت کے بیٹے یا پوتے ہوں تو باپ کو سدس ملے گا۔۔۔

(2)سدس مع العصبہ

اگر میت کی صرف بیٹیاں یا پوتیاں ہوں تو باپ کو سدس بھی ملے گا اور عصبہ ہونے کی وجہ سے بقیہ مال بھی وہ لے جائے گا۔۔۔

(3)محض عصبہ

اگر میت کی اولاد نہ ہو تو باپ عصبہ بنے گا۔۔۔

سوال:::

دادے کے احوال بیان کریں،، نیز یہ بتائیں وہ کس حال میں محروم ہو گا؟؟؟

جواب:::

دادے کے چار احوال ہیں:::

(1)سدس

(2)سدس مع العصبہ

(3)محض عصبہ

(4) محرومیت

اگر میت کا باپ نہ ہو تو دادے کی پہلے تین احوال میں سے کوئی ایک حالت ہو گی اور یہ احوال باپ جیسے ہی ہیں،، البتہ اگر باپ موجود ہو تو دادا محروم ہو گا کیونکہ میت کی طرف دادے کی قرابت میں باپ اصل ہے اور اصل کے ہوتے ہوئے دادا محروم ہو گا۔۔۔

سوال:::

جد صحیح کون ہے؟؟؟

جواب:::

جد صحیح وہ ہے جس کی میت طرف نسبت میں ماں داخل نہ ہو مثلا دادا،، دادا کی میت کی جانب نسبت کرنے میں ماں داخل نہیں ہو گی لہذا یہ جد صحیح ہے۔۔۔۔۔

سوال:::

اخیافی بہن بھائیوں کے کتنے اور کون سے احوال ہیں؟؟؟

جواب:::

اخیافی بہن بھائیوں کے تین احوال ہیں:::

(1) سدس

اگر ایک اخیافی بھائی یا ایک اخیافی بہن ہو تو اسے سدس ملے گا۔۔

(2) ثلث

اگر اخیافی بہن بھائی دو یا دو سے زائد ہوں تو ثلث ملے گا اور اس میں مذکر و مؤنث کو برابر برابر ملے گا۔۔۔

(3) محرومیت

باپ، دادا، بیٹا بیٹی اور پوتا پوتی کے ہوتے ہوئے اخیافی بھائی بہن محروم ہوں گے۔۔۔

سوال:::

شوہر کے کتنے اور کون سے احوال ہیں؟؟؟

جواب:::

شوہر کے دو احوال ہیں:::

(1) نصف

اگر میت کی اولاد اور پوتے پوتیاں نہ ہوں گے تو شوہر کو نصف ملے گا۔۔۔۔

(2)ربع

اگر میت کی اولاد یا پوتے پوتیاں نہ ہوں تو شوہر کو چوتھا حصہ ملے گا۔۔۔۔۔

((فصل فی النساء))

سوال:::

بیوی کے احوال سپرد قلم کریں۔۔۔۔

جواب:::

بیوی کے دو احوال ہیں:::

(1)ربع

اگر میت کی اولاد یعنی بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی وغیرہ نہ ہوں تو بیوی کو ربع ملے گا۔۔۔۔

(2) ثمن

اگر میت کی اولاد ہو تو بیوی کو ثمن ملے گا۔۔۔۔

سوال:::

بیٹی کے کتنے اور کون سے احوال ہیں؟؟؟

جواب:::

بیٹی کے تین احوال ہیں:::

(1)نصف

اگر میت کا بیٹا نہ ہو اور بیٹی صرف ایک ہو تو اسے نصف ملے گا۔۔۔۔

(2) ثلثان

صرف بیٹیاں ہوں اور دو یا دو سے زائد ہوں تو ثلثان ملتا ہے۔۔۔۔

(3)تعصیب

اگر بیٹی کے ساتھ بیٹا بھی موجود ہو تو بیٹی بیٹے سے مل کر عصبہ بن جائے گی اور اس صورت میں بیٹے کو دوگنا ملے گا۔۔۔۔۔

سوال:::

پوتی کے احوال تفصیلا بیان کریں۔۔۔۔

جواب:::

پوتی کے چھ احوال ہیں:::

(1)نصف

صرف ایک ہی پوتی ہو تو اسے نصف ملے گا۔۔۔۔

(2)اگر میت کی صرف پوتیاں ہوں اور دو یا دو سے زائد ہوں تو انہیں ثلثان ملے گا۔۔۔۔

(3)اگر پوتیاں ایک سے زائد ہوں اور ان کے ساتھ ایک حقیقی بیٹی آجائے تو انہیں ثلثان ملے گا کیونکہ بیٹیوں اور پوتیوں کا حق دو ثلث ہوتا ہے۔۔۔۔۔

(4)محرومیت

ایک دو یا دو سے زائد بیٹیاں آجائیں تو پوتیاں محروم ہو جائیں گی۔۔۔۔

(5)عصبہ

اگر دو یا دو سے زائد بیٹیاں ہوں اور پوتیوں کے ساتھ کوئی پوتا آجائے تو پوتیاں عصبہ بن جائیں گے اور مذکر کو دوگنا ملے گا۔۔۔۔۔

(6)محرومیت

بیٹے کی موجودگی میں پوتیاں محروم ہو جائیں گی۔۔۔۔

سوال:::

حقیقی بہن کے احوال تفصیل سے بیان کریں۔۔۔۔

جواب:::

اس کے پانچ احوال ہیں:::

(1)نصف

اگر حقیقی بھائی نہ ہو اور صرف ایک حقیقی بہن ہو تو اسے نصف ملے گا۔۔۔۔

(2)ثلثان

اگر بہنیں دو یا دو سے زائد ہوں اور بھائی نہ ہو تو انہیں ثلثان ملے گا۔۔۔۔

(3)عصبہ

اگر بہنوں کے ساتھ ایک یا اس سے زائد بھائی آجائیں تو بہنیں بھائیوں کے ساتھ مل کر عصبہ بن جائیں گی۔۔۔۔

(4)عصبہ مع الغیر

اگر بہنوں کے ساتھ کوئی بیٹی یا پوتی آجائے تو انہیں حصہ دینے کے بعد بقیہ مال بہن کو بطور عصبہ ملے گا۔۔۔

(5)محرومیت

بیٹے، پوتے وغیرہ اور باپ دادا کی موجودگی میں بہن محروم ہو جائے گی۔۔۔

سوال:::

علاتی بہن کے احوال تفصیلا بیان کریں۔۔۔

جواب:::

(1)نصف

اگر صرف ایک علاتی بہن ہو اور علاتی بھائی نہ ہو

تو اسے نصف ملے گا۔۔۔

(2)ثلثان

اگر حقیقی بہن نہ ہو بلکہ دو یا دو سے زائد علاتی بہنیں ہوں تو انہیں ثلثان ملے گا۔۔۔

(3)سدس

اگر علاتی بہنوں کے ساتھ ایک حقیقی بہن آجائے تو علاتیوں کو سدس ملے گا۔۔۔۔

(4)محرومیت

اگر دو یا دو سے زائد حقیقی بہنیں ہوں تو علاتی بہنیں محروم ہو جائیں گی۔۔۔

(5)عصبہ بالغیر

اگر دو یا دو سے زیادہ حقیقی بہنیں ہوں تو علاتی بہنیں محروم ہوں گی البتہ اگر کوئی علاتی بھائی آجائے تو علاتی بہنیں اس کے ساتھ مل کر عصبہ بن جائیں گی۔۔۔

(6)عصبہ مع الغیر

اگر علاتی بہنوں کے ساتھ کوئی پوتی یا بیٹی آجائے تو انہیں حصہ دینے کے بعد بقیہ مال بطور عصبہ علاتی بہنوں کو دیا جائے گا۔۔۔۔

(7)محرومیت

بیٹے، پوتے، باپ، دادا کی موجودگی میں علاتی بہنیں محروم ہوں گی۔۔۔۔

سوال:::

ماں کے کتنے اور کون سے احوال ہیں؟؟؟

جواب:::

ماں کے تین احوال ہیں:::

(1)سدس

اگر میت کے بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی موجود ہوں یا کسی بھی قسم سے ایک یا ایک سے زائد بھائی بہنیں آجائیں((حقیقی، علاتی یا اخیافی))تو ماں کو کل مال کا سدس ملے گا۔۔۔۔۔

(2)جمیع مال کا ثلث

اگر مذکورہ بالا افراد میں سے کوئی بھی نہ ہو یا صرف ایک بھائی یا بہن ہو تو ماں کو بقیہ مال کا ثلث ملے گا۔۔۔۔۔

(3)زوجین سے بچے ہوئے مال کا ثلث

اس مسئلہ کی دو صورتیں ہیں:::

(1)اگر شوہر اور ماں باپ جمع ہوں یا بیوی اور ماں باپ جمع ہوں تو زوجین کو دینے کے بعد ماں کو بقیہ مال کا ثلث ملے گا۔۔۔۔

(2)اگر شوہر اور ماں دادا، یا بیوی اور ماں دادا آجائیں تو ماں کو کل مال کا ثلث ملے گا۔۔۔۔

جبکہ امام ابو یوسف کے نزدیک اس صورت میں بقیہ مال کا ثلث ملے گا۔۔۔۔۔

سوال:::

جدہ صحیحہ کے کتنے احوال ہیں؟؟؟

جواب:::

جدہ صحیحہ کا ایک ہی حال ہے اسے ہر حال میں سدس ملے گا۔۔۔۔

سوال:::

دو قرابت والی دادی کے ساتھ ایک قرابت والی دادی آجائے تو کس کو کتنا ملے گا؟؟؟ اختلاف آئمہ کے ساتھ ذکر کریں۔۔۔۔

جواب:::

امام ابو یوسف کے نزدیک دونوں کو سدس میں سے آدھا آدھا مل جائے گا۔۔۔۔

امام محمد فرماتے ہیں کہ سدس کے تین حصے کیے جائیں گے اور ایک قرابت والی دادی کو ایک حصہ جبکہ دو قرابت والی دادی کو دو حصے ملیں گے۔۔۔۔

((باب العصبات))

سوال:::

عصبہ نسبیہ کتنے اور کون سے ہیں؟؟؟

جواب:::

عصبہ نسبیہ تین ہیں:::

(1)عصبہ بنفسہ

(2)عصبہ لغیرہ

(3)عصبہ مع غیرہ

سوال:::

عصبہ بنفسہ کی تعریف کریں۔۔۔

جواب:::

ہر وہ مرد جس کی میت کی طرف نسبت کرنے میں عورت نہ آئے۔۔۔

سوال:::

عصبہ بنفسہ کتنے اور کون سے ہیں؟؟؟

جواب:::

عصبہ بنفسہ چار ہیں:::

(1)جزء میت((بیٹا، پوتا))

(2)اصل میت((باپ دادا))

(3)جزء اب میت((حقیقی بھائی اور علاتی بھائی اور ان کے بیٹے))

(4)جزء جد میت((حقیقی چچا، علاتی چچا اور ان کے بیٹے))

ان میں سے جو زیادہ قریب ہو گا وہی عصبہ بنے گا اور ان میں عصبات کی ترتیب یہی ہو گی جو ابھی بیان کی گئی۔۔۔

سوال:::

عصبہ بغیرہ کی تعریف بیان کریں۔۔۔۔

جواب:::

ہر وہ عورت جس کا فرضی حصہ نصف یا ثلثان ہو اور وہ اپنے برابر کے مذکر یعنی بھائیوں کے ساتھ مل کر عصبہ بن جائے۔۔۔۔

یہ چار عورتیں ہیں::: بیٹی، پوتی، حقیقی بہن، علاتی بہن

سوال:::

عصبہ مع غیر کی تعریف کریں۔۔۔۔

جواب:::

ہر وہ عورت جو کسی عورت کی موجودگی میں عصبہ بنے جیسے سگی بہن یا علاتی بہن جب بیٹی یا پوتی کے ساتھ ملتی ہے تو عصبہ بن جاتی ہے۔۔۔۔

سوال:::

آزاد کردہ غلام نے اپنے آقا کا باپ اور بیٹا چھوڑا تو کس کو کتنا حصہ ملے گا؟؟؟ یونہی اگر اس نے آقا کا بیٹا اور دادا چھوڑا تو کس کو کتنا حصہ ملے گا؟؟؟

جواب:::

اگر بیٹا اور باپ چھوڑا تو امام ابو یوسف کے نزدیک باپ کو سدس ملے گا اور بقیہ بیٹے کو ملے گا جبکہ طرفین کے نزدیک سب کچھ بیٹے کو مل جائے گا۔۔۔۔

اگر بیٹا اور دادا چھوڑا تو بالاتفاق سارا مال بیٹے کو ملے گا۔۔۔۔

((باب الحجب))

سوال:::

حجب کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟؟؟

جواب:::

حجب کی دو اقسام ہیں:::

(1) حجب نقصان

(2) حجب حرمان

سوال:::

حجب نقصان کی تعریف بیان کریں نیز اس میں کتنے اور کون سے وارث ہوتے ہیں؟؟؟

جواب:::

اس کی تعریف یہ ہے کہ ایک شخص کو زیادہ حصہ ملنا تھا لیکن کسی کی موجودگی میں اسے کم حصہ ملا۔۔۔

اس سے پانچ قسم کے ورثاء متاثر ہوتے ہیں:::

(1) شوہر ((اگر اولاد نہ ہو تو نصف ملے گا اگر ہو گی تو ربع ملے گا))۔۔۔۔

(2) بیوی ((اگر اولاد ہو گی تو ثمن ملے گا وگرنہ ربع ملے گا))۔۔۔۔

(3) ماں ((میت کی اولاد نہ ہو اور ایک بھائی یا ایک بہن نہ ہو تو ماں کو ثلث ملے گا وگرنہ سدس ملے گا))۔۔۔

(4) پوتی ((میت کی بیٹی نہ ہو تو پوتی کو نصف ملتا ہے اور اگر بیٹی ہو تو سدس ملتا ہے))۔۔۔۔۔

(5) علاتی بہن ((حقیقی بہن نہ ہو تو علاتی کو نصف ملتا ہے اور اگر حقیقی بہن ہو گی تو علاتی کو سدس ملے گا))۔۔۔۔

سوال:::

حجب حرمان کی تعریف کریں نیز اس میں کتنے اور کون سے فریق ہوتے ہیں؟؟؟

جواب:::

حجب حرمان کا مطلب ہے کہ کوئی شخص دوسرے کو وراثت سے بلکل محروم کر دے۔۔۔۔

اس کے دو فریق ہیں:::

(1) پہلا فریق وہ ہے جو کسی بھی حالت میں محروم نہیں ہوتا اور یہ چھ لوگ ہیں::: باپ، بیٹا، شوہر، ماں، بیٹی، بیوی

(2) دوسرا فریق

یہ ایسا فریق ہے جو بعض احوال میں وراثت پاتا ہے اور بعض میں نہیں پاتا۔۔۔۔

سوال:::

فریق ثانی میں حجب حرمان کے دونوں قواعد لکھیں۔۔۔۔

جواب:::

(1)ہر وہ رشتہ دار جو میت کی جانب کسی واسطے سے منسوب ہو اور اگر وہ واسطہ نہ پایا جائے گا تو اسے وراثت نہیں ملے گی،،البتہ اخیافی بھائی بہنوں کو واسطے کے نہ ہوتے ہوئے بھی وراثت ملے گی۔۔۔۔

(2)جو زیادہ قریبی ہے وہ زیادہ حقدار ہو گا۔۔۔۔

سوال:::

کیا وراثت سے محروم شخص حاجب بن سکتا ہے؟؟؟

جواب:::

اپنے کسی عمل یا وصف کی وجہ وراثت سے محروم رہنے والا شخص((مثلا مورث کا قاتل یا غلام))اکثر صحابہ اور احناف کے قول کے مطابق کسی دوسرے شخص کے لیے حاجب نہیں بن سکتا۔۔۔۔

جبکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک وہ حاجب نقصان بن سکتا ہے۔۔۔۔

((باب مخارج الفروض))

سوال:::

قرآن میں مذکور حصوں کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟؟؟

جواب:::

دو اقسام ہیں:::

(1)پہلی قسم میں نصف،ربع اور ثمن آتا ہے۔۔۔۔

(2)دوسری قسم میں ثلثان، ثلث اور سدس آتا ہے۔۔۔۔۔

سوال:::

ہر فرض کو کس شے کے ساتھ موسوم کیا جاتا ہے؟؟؟

جواب:::

ہر فرض کا مخرج اس کا ہم نام ہوتا ہے مثلا ثمن کا مخرج""ثمانیہ""ہے،،سدس کا مخرج""ستۃ""ہے،،ربع کا مخرج""اربعۃ""ہے ،، ثلث کا مخرج""ثلاثۃ""ہے جبکہ نصف کا مخرج اس کا ہم نام نہیں ہوتا بلکہ اسے""اثنین""کہا جاتا ہے۔۔۔۔۔

((باب العول))

سوال:::

عول کی تعریف کریں۔۔۔۔

جواب:::

اس کا لغوی معنی ہے ""بلندی""،، اصطلاح میں جب اصل مسئلہ تنگ پڑ جائے اور حصے پورے نہ نکل رہے ہوں تو اصل مسئلہ کو کچھ بڑھا دینے کا نام عول ہے۔۔۔۔

سوال:::

مخارج کتنے اور کون سے ہیں نیز ان میں سے کن کا عول آتا ہے؟؟؟

جواب:::

مخارج سات ہیں:::

3,4,6,8,12,24,2

ان میں سے صرف ""6,12,24"" کا عول آتا ہے۔۔۔۔۔

سوال:::

12,6 اور 24 کا عول بیان کریں۔۔۔۔

جواب:::

6 کا عول 7,8,9,10 تک ہو سکتا ہے۔۔۔۔

12 کا عول 13,15,17 ہو سکتا ہے۔۔۔۔

24 کا عول صرف 27 ہو سکتا ہے جبکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک 31 بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔

سوال:::

مسئلہ منبریہ کیا ہے؟؟؟

جواب:::

وہ مسئلہ جس میں ثمن، ثلثان، اور سدسان جمع ہو جائیں یعنی بیوی، بیٹیاں اور والدین جمع ہوں۔۔۔۔

اس کو مسئلہ منبریہ اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے یہ مسئلہ اس وقت پوچھا گیا تھا جب وہ منبر پہ خطبہ دے رہے تھے۔۔۔۔۔

((فصل فی معرفۃ التماثل، التداخل، والتوافق، والتباین بین العددین))

سوال:::

تماثل کی تعریف بیان کریں۔۔۔۔

جواب:::

ایک عدد کا دوسرے عدد کے برابر ہونا تماثل کہلاتا ہے،، مثلاً4اور 4ان کے درمیان تماثل کی نسبت ہے۔۔۔۔

سوال:::

تداخل کی تعریف کریں۔۔۔۔

جواب:::

تداخل کی چار تعریفات کی گئی ہیں:::

(1) چھوٹا عدد بڑے عدد کو فنا کر دے((یعنی اگر بڑے عدد میں سے چھوٹے عدد کو چند مرتبہ مائنس کریں تو بڑا عدد ختم ہو جائے مثلاً 3اور9))

(2) چھوٹا عدد بڑے عدد کو تقسیم کر دے مثلاً3اور 9

(3) چھوٹے عدد پر اس کی ایک مثل یا ایک سے زائد امثال کو بڑھا دیا جائے تو چھوٹا بڑے کے برابر ہو جائے مثلاً3 کے اوپر 2دفعہ 3 بڑھا دیئے جائیں تو یہ 9 کے برابر ہو جائے گا۔۔۔۔

(4) چھوٹا عدد بڑے کا جزء ہو یعنی اگر بڑے عدد کو چھوٹے پہ تقسیم کریں تو جواب اعشاریہ میں نہ آئے مثلاً3اور 9۔۔۔۔

سوال:::

توافق کی تعریف کریں۔۔۔۔

جواب:::

دو اعداد میں توافق یہ ہے کہ نہ تو وہ ایک جیسے ہوں نہ چھوٹا عدد بڑے کو تقسیم کر دے بلکہ ایک تیسرا عدد انہیں تقسیم کر دے مثلاً12 اور 15،،انہیں 3 تقسیم کر دیتا ہے۔۔۔۔

سوال:::

تباین کی تعریف بیان کریں۔۔۔۔

جواب:::

دو اعداد نہ ایک جیسے ہوں نہ چھوٹا بڑے کو تقسیم کرے اور نہ ہی کوئی تیسرا عدد انہیں تقسیم کر سکے مثلاً9اور 10۔۔۔۔

((باب التصحیح))

سوال:::

تصحیح کی تعریف بیان کریں۔۔۔۔

جواب:::

کوئی ایسا طریقہ اختیار کرنا جس کے ذریعے سہام ورثاء پہ پورے پورے تقسیم ہو جائیں تصحیح کہلاتا ہے۔۔۔۔

سوال:::

تصحیح کے کتنے اصول ہیں اور ان کی تقسیم کیا ہے؟؟؟

جواب:::

تصحیح کے سات اصول ہیں ان میں سے تین رؤوس اور سہام کے متعلق ہیں جبکہ چار اصول صرف رؤوس کے درمیان ہیں۔۔۔۔

سوال:::

تصحیح کے ساتوں اصول تفصیل سے بیان کریں۔۔۔۔

جواب:::

(1) اگر رؤوس اور سہام کے درمیان تماثل کی نسبت ہے تو کسی ضرب تقسیم کی ضرورت نہیں اور اگر تداخل کی نسبت ہے تو کسی ضرب کی ضرورت نہیں بلکہ سادہ طریقے پہ تقسیم کر دیا جائے گا۔۔۔۔

(2) اگر پورے مسئلہ میں صرف ایک فریق پہ کسر واقع ہو اور اس فریق کے رؤوس اور سہام کے درمیان توافق یا تداخل کی نسبت ہو تو وفق رؤوس کو اصل مسئلہ اور نیچے سہاموں میں ضرب دے دیں گے اور اگر مسئلہ میں عول ہوتا ہے تو اصل مسئلہ کی بجائے عول سے ضرب دے دیں گے۔۔۔۔

(3) اگر صرف ایک فریق پہ کسر واقع ہو اور رؤوس اور سہام کے درمیان تباین کی نسبت ہو تو کل عدد رؤوس کو اصل مسئلہ اور نیچے سہاموں میں ضرب دے دیں گے اور اگر مسئلہ میں عول ہوتا ہو اور عدد رؤوس کو اصل مسئلہ کی بجائے عول میں ضرب دے دیں گے۔۔۔۔

(4) اگر ایک سے زائد فریقوں پہ کسر واقع ہو تو رؤوس و سہام کی کٹوتی کے بعد رؤوس کی آپس میں نسبت دیکھی جائے گی،، اگر تماثل کی نسبت ہو تو اس میں سے ایک عدد لے کر اسے اصل مسئلہ اور نیچے سہاموں میں ضرب دے دیں گے۔۔۔۔

(5) اگر ایک سے زائد فریقوں پہ کسر واقع ہو تو رؤوس اور سہام میں کٹوتی کے بعد رؤوس کی آپس میں نسبت دیکھیں گے اگر نسبت تداخل کی ہو تو ان میں سے بڑے عدد کو لے کر اصل مسئلہ اور نیچے سہاموں میں ضرب دے دیں گے۔۔۔۔

(6) اگر ایک سے زائد فریقوں پہ کسر ہو اور رؤوس اور سہام میں کٹوتی کے بعد اگر توافق کی نسبت ہو تو جن دو اعداد میں توافق ہو ان میں سے ایک کے وفق کو دوسرے عدد سے ضرب دے دیں گے پھر حاصلِ ضرب اور تیسرے عدد رؤوس میں نسبت دیکھیں گے اگر توافق کی نسبت ہو تو حاصل ضرب کو تیسرے عدد رؤوس کے وفق میں ضرب دے دیں گے۔۔۔۔

(7) اگر ایک سے زائد فریقوں پہ کسر واقع ہو تو رؤوس و سہام میں کٹوتی کے بعد رؤوس کی آپس میں نسبت دیکھیں گے اگر تباین کی ہوئی تو جن دو اعداد کے درمیان تباین کی نسبت ہو ان میں سے ایک کو دوسرے عدد سے ضرب دیں گے پھر حاصلِ ضرب اور تیسرے عدد رؤوس میں نسبت دیکھیں گے اگر تباین کی ہوئی تو حاصلِ ضرب کو تیسرے عدد رؤوس کے کل میں ضرب دے دیں گے۔۔۔۔۔

((فصل فی قسمۃ الترکات بین الورثۃ والغرماء))

جب ترکہ اور تصحیح کے درمیان تباین کی نسبت ہو ہر وارث کے عدد سہام کو پورے ترکہ میں ضرب دیں پھر جو حاصل ہو اسے اصل مخرج میں تقسیم کر دیں اب جو حاصل ہو وہ ہر وارث کا حصہ ہو گا۔۔۔۔

قرضہ جات ادا کرنے کی معرفت کا قاعدہ یہ ہے کہ ہر قرض خواہ کا قرضہ ہر وارث کے عدد سہام کے بمنزل ہے اور پورا قرضہ تصحیح کے بمنزل ہے۔۔۔۔

((فصل فی التخارج))

سوال:::

تخارج کی تعریف بیان کریں۔۔۔۔

جواب:::

لغت میں تخارج کا معنی """نکلنا""" ہے۔۔۔

اصطلاح میں تخارج یہ ہے کہ کوئی ایک وارث مال میراث میں سے کوئی معین چیز لے کر اپنے حصے سے دستبردار ہو جائے۔۔۔۔

سوال:::

تخارج کا طریقہ بیان کریں۔۔۔۔

جواب:::

اس کا طریقہ یہ ہے کہ جو وارث معین چیز لے کر اپنے حصہ وراثت سے دستبردار ہو جائے تو اسے مسئلہ بناتے وقت شامل رکھیں، پھر جب پورا مسئلہ حل ہو جائے تو اس وارث کے جتنے سہام بنیں اس کو اصل مسئلہ سے تفریق کر دیں گے مثلاً کوئی عورت شوہر، ماں اور چچا چھوڑ کر مری شوہر کہے کہ میرے ذمے عورت کا جو مہر واجب تھا وہ مجھے معاف کر دیں اس کے بدلے میں اپنے حصہ وراثت سے دستبردار ہوتا ہوں،، اگر تمام عاقل، بالغ ورثاء اس بات پہ راضی ہو جائیں تو ایسا کرنا صحیح ہے۔۔۔۔

((باب الرد))

سوال:::

رد کی تعریف بیان کریں نیز رد کس کی ضد ہے ؟؟؟

جواب:::

رد عول کی ضد ہے،، اس کا مطلب یہ ہے کہ سہام زیادہ ہو گئے اور ورثاء کم ہو گئے تو بچنے والا مال شوہر کے علاوہ بقیہ ورثاء میں ان کے حصوں کے مطابق تقسیم کر دیا جائے گا،، اکثر صحابہ اور احناف کا یہی مؤقف ہے۔۔۔۔

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، شوافع اور مالکیہ کا مؤقف ہے کہ زائد بچ جانے والا مال بیت المال میں جمع کروا دیا جائے۔۔۔۔

سوال:::

رد کے کتنے اور کون سے فریق ہیں ؟؟؟

جواب:::

(1) من لا یرد علیہ

یہ صرف میاں بیوی ہیں۔۔۔۔

(2) من یرد علیہ

یہ دیگر ورثاء ہیں۔۔۔۔

سوال:::

رد کے اصول بیان کریں۔۔۔۔

جواب:::

رد کے چار اصول ہیں:::

(1)مسئلہ میں موجود ورثاء من یرد علیہ ہوں اور ایک ہی جنس سے ہوں اور من لایرد علیہ نہ ہوں تو اصل مسئلہ من یرد علیہ کے عدد رؤوس کے مطابق ہو گا۔۔۔۔

(2)مسئلہ میں موجود ورثاء من یرد علیہ ہوں اور من یرد علیہ ایک سے زائد اجناس سے ہوں اور من لایرد علیہ نہ ہوں تو اصل مسئلہ من یرد علیہ کے سہام کی تعداد سے بنے گا۔۔۔

(3)من یرد علیہ موجود ہوں اور ایک ہی فریق ہو نیز من لایرد علیہ بھی ہوں تو ایسی صورت میں سب سے پہلے من لایرد علیہ کو اس کے اقل مخارج سے حصہ دیں گے۔۔۔۔۔

(4)من یرد علیہ ہوں اور ایک سے زائد جنس سے ہوں نیز من لایرد علیہ بھی ہوں اس صورت میں مسئلہ حل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ من لایرد علیہ کو اقل مخارج سے حصہ دینے کے بعد من یرد علیہ کا مسئلہ رد کے اصول نمبر 2 کے مطابق بنائیں گے۔۔۔۔

((باب مقاسمۃ الجد))

سوال:::

مقاسمۃ الجد سے کیا مراد ہے؟؟؟

جواب:::

مقاسمۃ الجد سے مراد ہے کہ دادا کو حقیقی بھائیوں کی طرح ایک بھائی قرار دیا جائے۔۔۔۔۔

سوال:::

اگر دادا کے ساتھ بہن بھائی ہوں تو کیا انہیں حصہ ملے گا؟؟؟ اختلاف آئمہ کے ساتھ بیان کریں۔۔۔۔

جواب:::

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ متعدد صحابہ و تابعین اور امام اعظم کا یہی مذہب ہے کہ دادا کی موجودگی میں حقیقی یا علاتی بہن بھائی وارث نہیں بنیں گے۔۔۔۔

حضرت زید بن ثابت، صاحبین، امام شافعی اور امام مالک کا مؤقف ہے کہ دادا کی موجودگی میں حقیقی یا علاتی بہن بھائی وارث ہوں گے۔۔۔۔

سوال:::

فریق ثانی جن کے نزدیک دادا کے ہوتے ہوئے بہن بھائیوں کو بھی حصہ ملے گا ان کے نزدیک دادے کا کتنا حصہ ہے؟؟؟

جواب:::

ان کے نزدیک اگر دادا کے ساتھ حقیقی یا علاتی بھائی بہن آجائیں اور کوئی ذی سہم موجود نہ ہو تو اس صورت میں دادا کے لیے مقاسمت یا جمیع مال کے ثلث میں سے جو بہتر ہو گا وہ دیا جائے گا۔۔۔۔

اگر کوئی ذو سہم بھی مسئلہ میں موجود ہو تو اس صورت میں دادا کے لیے "" مقاسمت، جمیع مال کا سدس اور مابقی کا ثلث میں سے جو بہتر ہو گا دیا جائے گا۔۔۔۔

((باب المناسخہ))

سوال:::

مناسخہ کی تعریف بیان کریں۔۔۔

جواب:::

مناسخہ ""نسخ"" سے ماخوذ ہے اور نقل و تحویل کے معنی میں ہے۔۔۔۔

اصطلاح میں اگر قبل از تقسیم کوئی وارث مر جائے تو اس کے حصے کا اس کے ورثاء کی طرف منتقل ہونا مناسخہ کہلاتا ہے۔۔۔

سوال:::

مناسخہ کا مسئلہ کس طرح حل کیا جائے گا؟؟؟

جواب:::

مناسخہ کا حل یہ ہے کہ پہلے میت اول کے مسئلہ کی تصحیح کی جائے اور ہر وارث کو ترکہ سے حصہ دے دیا جائے، پھر میت ثانی کی مسئلہ کی تصحیح کی جائے اور دیکھا جائے کہ میت ثانی کے مافی الید (یعنی جو میت ثانی کو میت اول سے ملا ہے) اور میت ثانی کی تصحیح کے درمیان کونسی نسبت ہے تو تین احوال بنتے ہیں:::

(1) اگر مافی الید اور تصحیح کے درمیان نسبت تماثل ہو تو کسی ضرب کی حاجت نہیں۔۔۔

(2) اور اگر مافی الید اور تصحیح کے درمیان "نسبت توافق" ہے تو تصحیح ثانی کے وفق کو تصحیح اول میں ضرب دیا جائے۔۔۔۔

(3) اگر مافی الید اور تصحیح کے درمیان ""نسبت تباین"" ہے تو تصحیح ثانی کے کل کو تصحیح اول کے کل میں ضرب دیا جائے۔۔۔

پس مبلغ (حاصل ضرب) دونوں مسئلوں کا مخرج ہے۔ پس میت اول کے ورثہ کے) تصحیح اول سے ملے ہوئے) حصوں کو مضروب یعنی تصیح

ثانی یا تصحیح ثانی کے وفق میں ضرب دی جائے اور میت ثانی کے ورثہ کے (تصحیح ثانی سے ملے ہوئے حصوں کو ""نسبت توافق"" کی صورت میں "مافی الید" کے وفق میں اور ""نسبت تباین"" کی صورت میں ""مافی الید"" کے کل میں ضرب دی جائے۔۔۔

اگر تیسرا یا چوتھا یا پانچواں مر جائے تو مبلغ کو مقام اول بنایا جائے اور تیسرے کو مقام ثانی بنایا جائے پھر چوتھے، پانچویں میں اسی طرح کریں۔۔۔۔

((باب ذوی الارحام))

سوال:::

ذو رحم کی تعریف کریں۔۔۔۔

جواب:::

ذی رحم صاحب قرابت کو کہتے ہیں۔۔۔۔

ہر وہ رشتہ دار جو نہ ذوالفروض میں سے ہو اور نہ عصبہ ہو ذوالرحم کہلاتا ہے۔۔۔۔

سوال:::

ذو رحم کو وراثت ملے گی یا نہیں اختلاف آئمہ بیان کریں۔۔۔۔

جواب:::

اکثر صحابہ اور احناف کے نزدیک ذو رحم کو وراثت ملے گی جبکہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ امام شافعی اور امام مالک کا مؤقف ہے کہ اسے وراثت نہیں ملے گی بلکہ جو اس کا حصہ ہو گا اسے بیت المال میں جمع کروا دیا جائے گا۔۔۔۔

سوال:::

ذوی الارحام کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟؟؟

جواب:::

ذوی الارحام کی چار اقسام ہیں:::

(1) وہ لوگ جو میت کی اولاد ہو،، یہاں اولاد سے مراد بیٹیوں یا پوتیوں کی اولاد ہے۔۔۔۔

(2) دوسری قسم وہ لوگ جن کی اولاد خود میت ہے یہ جد فاسد یا جدہ فاسدہ ہیں۔۔۔

(3) تیسری قسم وہ ہے جو میت کے ماں باپ کی اولاد میں سے ہوں جیسے حقیقی، علاتی یا اخیافی بھائی بہنوں کی اولاد ((یعنی بھتیجے بھتیجاں اور بھانجے بھانجیاں))۔۔۔۔

(4) چوتھی قسم وہ لوگ ہیں جو میت کے دادا دادی، نانا نانی کی اولاد ہیں جیسے باپ کا ماں شریک بھائی یعنی اخیافی چچا اور اس کی اولاد، حقیقی و علاتی چچاؤں کی بیٹیاں، پھوپھیاں اور ان کی اولاد، ماموں اور ان کی اولاد، خالائیں اور ان کی اولاد۔۔۔۔۔

سوال:::

ذوی الارحام کی کون سی قسم میت کے زیادہ قریب ہے؟؟؟اختلاف آئمہ کے ساتھ بیان کریں۔۔۔۔

جواب:::

ابو سلیمان نے امام محمد سے روایت کیا انہوں نے امام اعظم سے روایت کی کہ سب سے قریب قسم دوسری ہے پھر پہلی ہے پھر تیسری ہے اور پھر چوتھی ہے۔۔۔۔

امام ابو یوسف اور حسن بن زیاد کی امام اعظم سے روایت ہے کہ سب سے قریب قسم پہلی ہے پھر دوسری پھر تیسری اور پھر چوتھی۔۔۔۔۔

((فصل فی الصنف الاول))

سوال:::

صنف اول والے ذوی الارحام میں ترکہ کس ترتیب سے تقسیم کریں گے؟؟؟

جواب:::

میراث کا زیادہ مستحق وہ ہے جو میت کے زیادہ قریب ہے مثلاً نواسی پوتی کی بیٹی سے زیادہ مستحق ہے۔۔۔۔

اگر قرب میں برابر ہیں تو وارث کی اولاد زیادہ مستحق ہوگی،، اگر وارث کی کوئی اولاد نہ ہو یا سب وارث کی اولاد ہوں تو مال سب میں برابر تقسیم کیا جائے گا جبکہ تمام مرد یا تمام عورتیں ہوں اگر کچھ مرد اور کچھ عورتیں ہوں تو مرد کو دو گنا ملے گا۔۔۔۔۔

((فصل))

سوال:::

کیا وراثت میں تعدد جہت کا اعتبار ہو گا؟؟؟

جواب:::

جی ہاں تعدد جہت کا اعتبار ہو گا البتہ امام محمد فرماتے ہیں کہ اصول میں تعدد جہات کا اعتبار ہو گا جبکہ امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ فروع کی ابدان میں تعدد جہات کا اعتبار ہو گا۔۔۔۔

((فصل فی الصنف الثانی))

سوال:::

صنف ثانی والے ذوی الارحام میں ترکہ کس ترتیب سے تقسیم کریں گے؟؟؟

جواب:::

جو میت کے زیادہ قریب ہو گا وہی مستحق ہو گا مثلا نانا کے ہوتے ہوئے نانی اور دادی کا باپ محروم ہو گا۔۔۔

سوال:::

اگر صنف ثانی والے ذوی الارحام برابر ہوں تو ان کے درمیان ترکہ کیسے تقسیم ہو گا؟؟؟

جواب:::

اگر برابر ہوں تو دو صورتیں ہوں گی:::

(1) ان میں سے بعض کی نسبت میت کی طرف وارث کے واسطے سے ہو گی اور بعض کی نسبت وارث کے واسطے سے نہ ہو گی،، مثلا نانا کا باپ اور نانی کا باپ،، تو ابو سہیل فرائضی اور ابو فضل خصاف کے نزدیک نانا کے باپ کو حصہ نہیں ملے گا کیونکہ نانا خود ذوی الارحام میں سے ہے جبکہ نانی کے باپ کو حصہ ملے گا کیونکہ وہ ذوالفروض میں سے ہے،، جبکہ ابو سلیمان جوزجانی اور ابو علی بستی کے مطابق نانا اور نانی دونوں کے باپ کو حصہ ملے گا ان کے نزدیک سب برابر ہیں۔۔۔

(2) اسی طرح اگر ذوی الارحام کی دوسری قسم کے تمام لوگ وارث کے واسطے سے منسوب ہوں یا ذوی الارحام کے واسطے سے میت کی جانب منسوب ہوں تو ان میں للذکر مثل حظ الانثیین کے مطابق حصہ تقسیم کیا جائے گا ((یعنی اس چیز سے کوئی فرق نہیں پڑے گا کہ وہ وارث کے واسطے سے منسوب ہے یا ذو رحم کے واسطے سے میت کی طرف منسوب ہے))۔۔۔۔

((فصل فی الصنف الثالث))

سوال:::

صنف ثالث والے ذوی الارحام میں ترکہ کس ترتیب سے تقسیم ہو گا؟؟؟

جواب:::

ان میں سے جو میت کے قریب ہو گا وہ وارث ہو گا اور جو بعید ہو گا وہ وارث نہیں ہو گا۔۔۔

سوال:::

اگر صنف ثالث والے ذوی الارحام قرب وبعد میں برابر ہوں تو ترکہ کس اعتبار سے تقسیم ہو گا؟؟؟

جواب:::

ان کی تقسیم بھی پہلے والی ہے کہ جو میت کے قریب ہو گا وہ بعید والے کو محروم کر دے گا جس کی نسبت میت کی طرف وارث کے واسطے سے ہو وہ ایسے شخص کو محروم کر دے گا جس کی نسبت میت کی طرف ذو رحم کے واسطے سے ہو۔۔۔

((فصل فی الصنف الرابع))

سوال:::

صنف رابع والا ذی رحم اگر اکیلا ہو تو اسے کتنا حصہ ملے گا؟؟؟

جواب:::

اگر صرف یہی ہو اور پہلی تینوں اقسام میں سے کوئی نہ ہو تو سارا مال اسے دے دیا جائے گا۔۔۔۔

سوال:::

اگر صنف رابع والے ذوی الارحام ایک سے زائد ہوں تو انہیں کتنا ملے گا؟؟؟

جواب:::

اگر ایک سے زائد ہوں تو ان میں سے جس کا رشتہ مضبوط ہو گا وہ میراث پائے گا،،یعنی اگر کوئی ماں باپ دونوں طرف سے رشتہ دار ہے تو وہ ان پہ مقدم ہو گا جو صرف باپ کی جانب سے میت کے رشتے دار ہیں اور باپ کی جانب والے رشتہ دار ماں کی جانب سے رشتہ داروں پہ مقدم ہوں گے۔۔۔۔

((فصل فی اولادھم))

سوال:::

صنف رابع کے ذوی الارحام کی اولاد کس کی طرح ہے؟؟؟

جواب:::

ان کی اولاد صنف اول کے ذوی الارحام کی طرح ہے یعنی جو ان کا حکم ہو گا وہی ان کا حکم ہو گا۔۔۔۔

سوال:::

صنف رابع کے ذوی الارحام کی اولاد میں ترکہ کس اعتبار سے تقسیم کریں گے؟؟؟

جواب:::

جو میت کے سب سے قریب ہو گا وہ بقیہ پہ مقدم ہو گا،،اگر قربت میں سب برابر ہیں تو مضبوط رشتے والا کمزور رشتے والے سے مقدم ہو گا،،اگر رشتہ داری میں سب برابر ہوں تو عصبہ کی اولاد ذی رحم کی اولاد کو محروم کر دے گی مثلا چچا کی بیٹی پھپھو کے بیٹے کو محروم کر دے گی کیونکہ چچا عصبہ بن سکتا ہے۔۔۔۔۔

((فصل فی الخنثی))

سوال:::

خنثی کسے کہتے ہیں؟؟؟

جواب:::

وہ شخص جس میں مرد و عورت دونوں کے اعضاء ہوں یا دونوں میں سے کوئی عضو نہ ہو۔۔۔۔

سوال:::

خنثی مشکل کو ترکہ میں سے کتنا حصہ ملے گا؟؟؟

جواب:::

خنثی کو مذکر و مؤنث مان کر دونوں طریقہ سے مسئلہ حل کیا جائے تو جس صورت میں کم حصہ آتا ہو گا وہ حصہ خنثی مشکل کو دے دیا جائے گا اور اگر کسی صورت میں نہیں ملتا تو وہ صورت اختیار کی جائے گی۔۔۔۔

((فصل فی الحمل))

سوال:::

مدت حمل میں آئمہ کا اختلاف واضح کریں۔۔۔۔

جواب:::

امام اعظم کے نزدیک حمل کی زیادہ سے زیادہ مدت دو سال ہے،، امام شافعی کے نزدیک حمل کی زیادہ سے زیادہ مدت چار سال ہے جبکہ لیث بن سعد کے نزدیک حمل کی زیادہ سے زیادہ مدت تین سال ہے اور امام زہری کے نزدیک سات سال ہے۔۔۔۔

سوال:::

حمل کی کم از کم مدت کتنی ہے؟؟؟

جواب:::

چھ ماہ

سوال:::

تقسیم وراثت کے وقت حمل کے لیے کم از کم کتنے سہاموں کا حصہ مقرر کریں گے؟؟؟ اختلاف آئمہ کے ساتھ بیان کریں۔۔۔۔

جواب:::

امام اعظم کے نزدیک چار بیٹوں یا بیٹیوں کا حصہ الگ کر کے بقیہ ورثاء میں تقسیم کر دیں گے۔۔۔۔

امام محمد کے نزدیک تین بیٹے یا بیٹیوں کا حصہ الگ کر کے بقیہ تقسیم کر دیں گے۔۔۔۔

حسن کی روایت کے مطابق دو بیٹے یا بیٹیوں کا حصہ مقرر کر کے بقیہ تقسیم کریں گے جبکہ امام ابو یوسف کی ایک روایت کے مطابق ایک بیٹی یا بیٹے کا حصہ مقرر کر کے بقیہ تقسیم کر دیا جائے گا۔۔۔۔

سوال:::

کب حمل کو وراثت ملے گی اور کب نہیں ملے گی؟؟؟

جواب:::

اگر میت کی بیوی اکثر مدت حمل((یعنی دو سال))تک بچے کو جنم دے دیتی ہے یا اس سے کم مدت میں جنم دیتی ہے اور عدت گزرنے کا اقرار نہیں کرتی تو وہ بچہ وارث بنے گا۔۔۔۔

اگر اکثر مدت حمل((یعنی دو سال)) گزرنے کے بعد بچہ پیدا ہوتا ہے تو وہ وارث نہیں بنے گا۔۔۔۔

اگر میت کی ماں حاملہ تھی اور چھ ماہ یا اس سے کم کے عرصے میں بچہ جن دیتی ہے تو وہ بچہ اپنے مردہ بھائی کا وارث بنے گا اور اگر چھ ماہ کے بعد بچہ پیدا ہوا تو وہ اپنے مردہ بھائی کا وارث نہیں بنے گا۔۔۔۔

سوال:::

بچہ پیدائش کے دوران مر گیا تو کیا وہ وارث بنے گا؟؟؟

جواب:::

اگر وہ آدھے سے کم نکلا تھا اور مر گیا تو وہ وارث نہیں بنے گا لیکن اگر اکثر نکل آیا تھا اور پھر مرا تو وہ وارث بنے گا۔۔۔۔

((فصل فی المفقود))

سوال:::

اگر کوئی شخص گم ہو جائے اور اس کی زندگی یا موت کا علم نہ ہو تو وراثت کا کیا حکم ہو گا؟؟؟

جواب:::

ایسا شخص اپنے مال کے حق میں زندہ ہو گا یعنی اس کا مال تقسیم نہیں کیا جائے گا اور دوسرے کے مال کے حق میں مردہ ہو گا یعنی کسی کی وراثت اسے نہیں ملے گی۔۔۔۔

سوال:::

کتنی مدت گم رہنے کے بعد اس پہ موت کا حکم لگایا جائے گا؟؟؟

جواب:::

حسن بن زیاد امام اعظم سے روایت کرتے ہیں کہ جب اس کی عمر 120 سال ہو جائے گی تب اس پہ مردہ کا حکم لگے گا۔۔۔

امام محمد کے نزدیک جب اس کی عمر 110 سال ہو گی تب اس پہ مردہ کا حکم لگے گا۔۔۔

امام ابو یوسف کے نزدیک 105 سال، جبکہ بعض علماء نے 90 سال کہا ہے۔۔۔

((فصل فی الاسیر))

سوال:::

قیدی کی وراثت پہ نوٹ لکھیں۔۔۔

جواب:::

جب تک قیدی اپنا دین نہیں چھوڑ تا تب تک اس کی وراثت کے وہی احکام ہیں جو ایک مسلمان کے ہوتے ہیں،، اگر اس نے دین چھوڑ دیا تو اس کے احکامات مرتد جیسے ہوں گے اور اگر اس کی زندگی یا دین کے بارے میں کوئی علم نہیں تو اس کا حکم مفقود جیسا ہو گا۔۔۔

((فصل فی الغرقی والحرقی والھدمی))

اگر کسی حادثے میں چند لوگ ہلاک ہوئے اور معلوم نہیں کہ ان میں سے پہلے کون مرا تو وہ آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے البتہ ان کا مال ان کے ورثاء میں تقسیم کر دیا جائے گا۔۔۔۔

((فصل فی المرتد))

اگر کوئی شخص حالت ارتداد میں مر گیا یا قتل ہو گیا یا دار الحرب چلا گیا اور قاضی نے اس کے دار الحرب جانے کا فیصلہ کر دیا تو جو مال اس نے حالت اسلام میں کمایا ہو گا وہ مسلمان ورثاء کے لیے ہو گا اور جو مال حالت ارتداد میں کمایا ہو گا امام اعظم کے نزدیک وہ بیت المال میں رکھ دیا جائے گا جبکہ صاحبین کے نزدیک دونوں حالتوں کا مال مسلمان ورثاء کے لیے ہو گا اور امام شافعی فرماتے ہیں کہ دونوں حالتوں کا مال بیت المال میں جائے گا،، البتہ وہ مال جو اس نے دار الحرب جانے کے بعد کمایا وہ بالاجماع مال فئی ہو گا۔۔۔

مرتدہ عورت کی دونوں حالتوں کی کمائی مسلمان ورثاء کے لیے ہو گی،، مرتد کسی مسلمان حتی کہ کسی مرتد کا بھی وارث نہیں بن سکتا اور مرتدہ کا بھی یہی حکم ہے۔۔۔۔